

## 65868-کیا سیلان میں بمتلا شخص کی نماز اور روزہ قبول ہے؟

### سوال

کیا سیلان کے مرض میں بمتلا شخص کی نماز اور روزہ قبول ہے؟

### پسندیدہ جواب

اول :

سیلان کا عمومی مرض، یعنی مرد اور عورت کی پیشاب والی جگہ سے پیپ وغیرہ کا رنسنا یہ سیلان کا مرض کہلاتا ہے۔

اس مرض کا روزہ پر کوئی اثر نہیں۔

لیکن نماز کے متعلق عرض یہ ہے کہ : پیشاب اور پاخنہ والے مقام سے نکلنے والی ہر چیز مثلاً : پیشاب، پاخنہ، ہوا، مذی، خون، پیپ وغیرہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (14321) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

اس بنا پر سیلان کے مرض میں بمتلا شخص سے نکلنے والی پیپ سے وضو ختم ہو جاتا ہے، اور مریض اس پر کنٹرول نہ کر سکتا ہو تو اس کا حکم بھی سلسلہ البوں کی بیماری میں بمتلا شخص کا ہوگا، یعنی جو شخص پیشاب کنٹرول نہیں کر سکتا، بلکہ پیشاب اس کے اختیار کے بغیر بھی نکلتا رہتا ہے۔

اس کا حکم یہ ہے کہ :

اگر اس مریض کو معلوم ہو کہ کچھ ممکن اوقات میں خارج ہوتی ہے اور پھر اتنی مت تک یہ مادہ خارج نہیں ہوتا کہ اس میں طہارت کر کے نماز ادا ہو سکتی ہو، تو اس کو اس کے رکنے کا انتشار کرنا چاہیے، چاہے نماز بجماعت کا وقت جاتا رہے، پھر وہ اس مادہ کے وقت میں وضو کر کے وقت کے اندر بھی نماز ادا کر لے۔

لیکن اگر وہ مسلسل ہی خارج ہو اور کسی بھی وقت نہ رکے تو مریض کو اپنی شر مگاہ پر کپڑا وغیرہ یا پھر نیپی لگانی چاہیے جو مادہ کو پھیلنے سے روکے، اور اس کا بدن اور بس پلید نہ ہو، اور نماز کا وقت ہونے پر وہ ہر نماز کے لیے وضو کر کے نماز ادا کر لے، اگر وضو کے بعد کچھ خارج ہو تو وہ نقصان دہ نہیں، چاہے دوران نماز ہی خارج ہو جائے۔

اور وہ اس وضو کے ساتھ اس فرضی نماز کا وقت نکلنے تک نوافل بھی ادا کر سکتا ہے۔

آپ سوال نمبر (39494) اور (22843) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

یہ تو اس صورت میں ہے... کہ جب سوال کرنے والے کا سوال یہ ہو کہ : کیا اس پیپ کے مسلسل نکلنے کی صورت میں نماز اور روزہ صحیح ہے؟

لیکن اگر اس کا مقصد یہ ہو کہ اس نے فخش کام کا زنا کا ارتکاب کیا ہے (کیونکہ سیلان کا مرض غالب طور پر حرام تعلقات قائم کرنے سے پیدا ہوتا ہے) تو اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی جانب رجوع کرتا ہوا اس کے سامنے توبہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بول کر کے اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے، اور پھر توبہ کرنے والا بالکل ایسے ہی ہے جیسے کسی شخص

کے گناہ نہ ہوں، انسان نے جس قدر بھی گناہ کر لیے ہوں، اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کیے پنادم ہو تو اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا رحم کرنے والا پایگا:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿كَمَرْ دِيْجَيْنَ: اے میرے وہ بندو جنوں نے اپنے آپ پر فلم کیا ہے، تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید نہ ہو جاؤ، يَهْيَنَا اللَّهُ تَعَالَى سَبَبُ گَنَاهِ مَعَافٍ كَرَدَيْنَ وَالاَسَبَّ، بِيَكْ وَهُبَخْنَهُ وَالاَرَمَ كَرَنَ وَالاَسَبَّ﴾. الزمر (53).

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے، وہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے: اے ابن آدم اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک بھی پہنچ جائیں، اور پھر تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھے بخشش دوں گا، اور مجھے کوئی پرواہ نہیں"۔

سنن ترمذی حدیث نمبر (3540) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

"عنان النساء" یہ بادل ہیں، اور آسمان کی طرف اضافت بلندی اور ارتفاع کی تصویر کشی کے لیے ہے، کہ گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ رہے ہوں۔ انتہی

ما خواز: تحقیق الاحزوی.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (9393) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.